چمن چمن اُجالا

محمد مغیرہ معاویہ
رکن تحریک طلباء اسلام ملتان

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو تشکیلِ پاکستان ہوئی، تکمیل پاکستان تب ہوگی جب یہاں اسلام کا نفاذ ہوگا۔ سید عطاء المؤمن بخاری

ہم ۱۴ اگست کو آزاد ہوئے اور پندرہ اگست کو ایک اور طالع آزما کی غلامی کے شکنجے میں کس دیے گئے۔ سید محمد کفیل بخاری

برصغیر پاک و ہند کی آزادی کسی ایک فرد کی ہمت یا فراست کا کمال نہیں اس میں ہزاروں علماء حق کا خون بھی شامل ہے۔ حافظ احمد معاویہ

تحریک طلباء اسلام ملتان کے زیر اہتمام "قیام پاکستان کا مقصد" کے عنوان سے ۱۴ اگست ۱۹۹۴ء کی شام ایک تقریب سے مقررین کا خطاب۔

۱۴ اگست پاکستان کی تاریخ میں جو حیثیت رکھتا ہے اس سے کون واقف نہیں۔ یہ دن اور یہ تاریخ ان خوابوں کی تعبیر کا دن ہے۔ جن میں مجاہدینِ آزادی نے اپنے لہو سے رنگ بھرا تھا۔

انگریز نے یہ ملک مسلمانوں سے چھینا تھا۔ اور بجا طور پر مسلمان ہی اس بات کے حق دار تھے کہ وہ دوبارہ اس ملک کے حاکم بنیں۔ وہ کونسی قربانی تھی جو مسلمانوں نے اپنی متاعِ گم گشتہ اور آزادی کے حصول کے لئے نہ دی ہو آج آزادی کے اس دن کو بیتے نصف صدی ہونے کو ہے مگر پھر بھی انجانے میں ایک خوف...... ایک ڈر سا دامن گیر رہتا ہے کہ ہم ابھی آزاد نہیں ہوئے۔ ابھی آزادی کی منزل کوسوں دور ہے۔ اس لئے کہ آج بھی تو دین والوں، حق کے متوالوں کے لئے دار و رسن، اور قید و بند کی آزمائش باقی ہے۔ وہی دینِ حق کا استہزاء، احکام خداوندی کا ٹھٹھا، اور سننِ رسول ﷺ و صاحب اتباعِ رسول سے مذاق........ آخر یہ خطہ مسلمانوں نے کس مقصد کے لئے حاصل کیا تھا؟ وہ کون سا مقصد تھا جس کے لئے عظیم الشان قربانیاں دی گئیں۔ اسی مقصد کے جاننے، اور سمجھنے کے لئے ۱۴ اگست کی شام عثمان آباد کالونی ملتان میں تحریک طلباء اسلام کے کارکنوں نے ایک مجلس کا اہتمام کر رکھا تھا۔ عنوان تھا۔

"قیام پاکستان کا مقصد"

مجلس گاہ کو مختلف بینروں، قومی اور تحریک طلباء اسلام کے پرچموں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ حاضرین کی بڑی تعداد نماز مغرب کے وقت ہی پہنچ چکی تھی۔ تقریب شروع ہونے تک تمام حاضرین اپنی نشست گاہوں پر بیٹھ چکے تھے۔ حافظ ضیاء الرحمن کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا۔ جناب حسین اختر نے کلام اقبال سنایا۔ حافظ احمد معاویہ نے اپنے خطبۂ استقبالیہ میں کہا "برصغیر پاک و ہند کو آزادی ملی تو اس میں تنہا کسی ایک فرد کی ہمت یا فراست کا کمال نہیں تھا۔ اور نہ ہی یہ کوئی سیاسی شعبدہ تھا۔ یہ اسی تحریک آزادی کے تسلسل کا منطقی نتیجہ تھا جس کی بنیادوں میں سید احمد شہید، شاہ اسمٰعیل شہید، اور دیگر شہداء بالاکوٹ کے علاوہ اور بہت سے مجاہدین آزادی کا لہو شامل تھا۔ کتنے ہی علماء کو آزادی کا نعرۂ حق بلند کرنے کی پاداش میں زنجیروں میں جکڑ کر جزائر انڈیمان، میں قید کر دیا گیا۔ اجتماعی پھانسیاں دی گئیں۔ اور بے شمار علماء اس گناہِ بے گناہی کے جرم میں تختہ دار پر لٹکا دیئے گئے۔ مگر کوئی بھی فرعونیت انہیں جادۂ حق سے نہ ہٹا سکی۔ انہوں نے کہا کہ قیامِ پاکستان سے قبل نعرہ لگایا گیا پاکستان کا مطلب کیا؟ لاالٰہ الااللہ...... اس نعرہ پر جوانوں نے اپنی جوانیاں لٹا دیں، بوڑھوں نے بڑھاپے کو آزادی کی راہ میں نچھاور کر دیا۔ عفت مآب خواتین نے ایمان کے بعد اپنی قیمتی شے عفت و عصمت کو بھی قربان کر دیا۔ مگر جب آزادی ملی تو معلوم ہوا کہ

کبھی جنکے خواب دیکھے تھے کہاں ہیں وہ سویرے؟
وہی روشنی کی حسرت وہی تہ بہ تہ اندھیرے!

صورتحال یہ ہے کہ دجل و فریب، عیاری و مکاری، فتنہ و فساد، بے دینی بے حیائی، فحاشی و عریانی کی تمام قوتیں اپنی پوری طاقت کے ساتھ دندناتی پھر رہی ہیں اور خیر و برکت اپنی پوری رعنائی و دلکشی کے باوجود منہ چھپائے پھر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کی یہ مجلس اسی بات پر غور و فکر کرنے کے لئے منعقد کی گئی ہے کہ جو پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اسی پاکستان میں اسلام کے نام لیواؤں اور اسلامی تحریکوں کا عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ آج کی یہ تقریب آپ کے دل کے درِ بند پر دستک دینے کے لئے منعقد کی گئی ہے کہ خدارا! سوچیئے کہ ہم کہاں تھے کیا تھے، اور کیا سے کیا ہو گئے۔

ان تمہیدی کلمات کے بعد ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر جناب سید محمد کفیل بخاری نے اپنے مدلل خطاب میں کہا........

"انگریز نے ایک تاجر کے روپ میں برصغیر میں قدم رکھا۔ اور رفتہ رفتہ اپنی سازشوں کے ذریعے اس ملک پر قابض ہو گئے۔ حکومت مسلمانوں سے چھینی گئی۔ اور آزادی کے لئے سب سے زیادہ قربانیاں بھی مسلمانوں نے ہی دیں۔ تحریک آزادی کے آخری دور میں برصغیر کی ایک جماعت نے مسلمانوں کے لئے علیحدہ ٹکڑے کا مطالبہ کیا۔ اور نعرہ لگایا پاکستان کا مطلب کیا۔

لا الہ الا اللہ!

کہا گیا کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک ہو گا۔ یہاں اسلامی قوانین نافذ ہوں گے۔ فرد اور معاشرے کی اسلامی اصولوں پر تربیت ہو گی۔ مگر آج وہی لوگ اس بات کے منکر ہیں۔ اور اپنے ماضی سے شرمسار اور شاکی ہیں۔ ہمارے نزدیک مسلم لیگ اور پی پی دونوں سیکولر جماعتیں ہیں۔ قیام پاکستان کے چند سال بعد مسلم لیگ ہی کے سیاہ دور میں تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت کے دوران تیرہ ہزار فدائین کو گولیوں سے بھون ڈالا گیا جن کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پرامن جدوجہد کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ آج قومی اسمبلی کے سامنے ثقافتی شو ہو رہا ہے اور اخبار میں اشتہار شائع ہوا ہے۔ الحمد اللہ...... آؤ آزادی پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ یہ نہایت شرمناک بات ہے دین کی واضح توہین ہے۔ اور اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ حکمران یہ سب کچھ اپنے غیر ملکی یہودی و نصرانی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ان سرمایہ پرستوں، وڈیروں، جاگیرداروں حکمرانوں، اور سیاست دانوں کا مقصد حیات امریکہ کی غلامی اور اس کے بوٹ چاٹنا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ جشن آزادی نہیں بلکہ پاکستان کے مجموعی حالات کا نوحہ اور مرثیہ پڑھنے کا دن ہے۔ ہم ۱۴ اگست کو آزاد ہوئے اور پندرہ اگست کو ایک اور طالع آزما کی غلامی کے شکنجے میں کس دیئے گئے۔ ہمارے سامنے آزادی کا نیا تصور پیش کیا جا رہا ہے۔ جس میں کوئی بھی آدمی توہین رسالت کر سکتا ہے۔ ننگا ناچ کر سکتا ہے۔ شعار اسلام کا مذاق اڑا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی بانی پاکستان پر تنقید کرتا ہے تو اس کے لئے قانون موجود ہے۔ اسے قید بھی ہو گی اور جرمانہ بھی۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی تمام تر توانائیاں دینِ اسلام کے تحفظ کے لئے صرف کریں۔ تاکہ پاکستان میں ایک صحیح اسلامی حکومت اور اسلامی معاشرہ تشکیل پاسکے۔

جناب سید محمد کفیل بخاری کے بعد صدر مجلس، ضیغم احرار حضرت سید عطاء المومن بخاری مدظلہ کو دعوت خطاب دی گئی۔ اور وہ یوں گویا ہوئے...... دنیا کے اکثر مذاہب ایسے ہیں کہ جن کی بالادستی کی صورت میں کوئی دوسرے مذہب والا اپنی مذہبی معاملات کما حقہ نہیں بجا لا سکتا۔ انہی مذاہب میں ایک ہندومت ہے جس کے بنیادی اصولوں میں ناچ گانا بجانا شامل ہے۔ یہ ایسی صورت ہے جس سے دوسرے مذہب والے بھی تنگ ہوتے ہیں۔ اسلام وہ واحد مذہب ہے جس میں دیگر تمام مذاہب والوں کے لئے احترام موجود ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کوئی ہندومت، کوئی بدھ مت عیسائی وغیرہ اپنے مذہبی معاملات میں آزاد ہوتے ہیں۔ وہ اپنی عبادات اپنے معبدوں کے اندر کر سکتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں اس کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ انہیں اپنے تمام اقلیتی حقوق حاصل رہیں گے۔ اور اسی صورت میں امن قائم رہ سکتا ہے۔

انگریزی نے ہمیں جو قانون دیا وہ اکثریت کی بنیاد پر تھا۔ اور ظاہر ہے کہ اس وقت ہندوستان میں ہندو کی اکثریت تھی۔ چنانچہ بہت سے انتظامی شعبے ہندو کے ہاتھ میں آگئے۔ جس سے ہندو مسلم فسادات کا آغاز ہوا۔ اور تحریکِ آزادی میں سوچ کا ایک نیا رخ پیدا ہوا اسی نئی سوچ کی بو پا کر انگریز نے "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کے اصول پر دو جماعتوں کی تشکیل کی ایک کانگریس اور دوسری مسلم لیگ یہ تاریخ کی حقیقت ہے کہ دونوں جماعتوں کے بنانیوالا

انگریز تھا۔ اب ان دونوں جماعتوں نے اپنی اپنی قوم کے حقوق کی جنگ لڑنا شروع کی۔ جس سے انگریز کے خلاف متحدہ تحریک میں بہت حد تک کمزوری واقع ہوئی۔ ۱۹۳۹ء تک ان کا انداز کار اسی طرح رہا۔ اسوقت تک پاکستان مسلم لیگ کی منزل نہیں تھا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے ایک بہت بڑے لیڈر نواب سر محمد یامین خاں، اپنی کتاب نامہ اعمال میں پاکستان مسلم لیگ کی منزل کب بنا اور کیسے بنا" کے عنوان سے لکھتے ہیں "یکم مارچ ۱۹۳۹ء کو ڈاکٹر ضیاء الدین نے لنچ پر مجھ کو مسٹر جناح، سر ظفر اللہ خاں (قادیانی) سید محمد حسین بیرسٹر الہ آبادی کو بلایا، میرے ایک طرف مسٹر جناح اور ظفر اللہ خاں بیٹھے تھے۔ اور سر ظفر اللہ کے دوسری طرف سر ضیاء الدین احمد تھے۔ لنچ کے دوران سید محمد حسین نے بیچ بیچ کر جیسا کہ ان کی عادت ہے کہنا شروع کیا کہ چوہدری رحمت علی کی سکیم کہ پنجاب، کشمیر، صوبہ سرحد، سندھ، بلوچستان ملا کر تقسیم ہندوستان سے علیحدہ کر دیئے جائیں ان سے پاکستان اس طرح بنتا ہے پنجاب کی پے، افغان کا الف، کشمیر کا کاف، سرحد کی سین، اور بلوچستان کی نان، پاکستان۔ جبکہ اس دوران سر ظفر اللہ خاں اس سکیم کی مخالفت کرتا رہا۔

مسٹر جناح دونوں کی تقریر سنتے رہے اور پھر بولے اسکو ہم کیوں نہ اپنالیں۔ اور اسکو مسلم لیگ کا کریڈٹ بنائیں۔ ابھی تک ہماری خاص مانگ نہیں ہے۔ (عوام میں پذیرائی) اگر اس مسئلہ کو اٹھائیں تو کانگریس سے مصالحت ہو سکے گی۔ (نامہ اعمال ص ۲۵۷ نواب سر محمد یامین خان)

پاکستان ابھی بھی منزل نہیں بنا بلکہ ایک سیاسی حربے کے طور اسے استعمال کرنے کا خیال ہے۔

یہ ہے وہ پس منظر جس کی بنیاد پر ہمارے احرار بزرگوں نے اختلاف کیا۔ وہ سب باتیں، سب خدشات جو ہمارے بزرگوں نے ظاہر کئے اور جن کے کہنے پر ہمارے بزرگوں کو برا بھلا کہا گیا۔ ان پر تبرا تولا گیا آج چھپ کر شائع ہو چکی ہیں جو اس طرح کا پراپیگنڈہ کرنے والوں کے منہ پر طمانچہ ہیں بہرحال تحریک پاکستان شروع ہوئی۔ اور پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے دعوے کئے گئے۔ بتایا گیا کہ وہاں مسلمانوں کی اپنی حکومت ہو گی۔ اور وہ آزادی کے ساتھ اسلام پر مکمل پیرا ہو سکیں گے۔ یہ دکھی دل مسلمانوں کے دل کی آواز تھی۔ انہوں نے اس نعرے اور دعوے پر لبیک کہا اور قیام پاکستان کیلئے جمع ہو گئے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان قائم ہو گیا۔

مگر قیام پاکستان کے بعد سب سے زیادہ ظلم اسلام پر ہی کیا گیا۔ حکمرانوں نے اپنے اقتدار کی طاقت سے عوام کو خدا اور رسول کا باغی بنایا۔ ۱۹۴۷ء سے لیکر آج تک جو نصاب تعلیم دیا گیا اس میں سے بتدریج دین کو خارج کیا گیا۔ تعلیم میں طبقاتی نظام کو اپنایا گیا۔

میڈیا، اخبارات، رسائل، ہفت روزے، سہ روزے، ماہنامے، ریڈیو، ٹی وی، کے ذریعے مغربی افکار و نظریات کو فروغ دیا گیا ان کی اشاعت کی گئی۔

کل تک امریکہ اس ملک کے لئے گالی تھا...... پورے ایشیاء کے لئے گالی تھا۔ اسی ایشیاء میں احمد عبدالرحیم سوئیکارنو نے امریکہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا کہ

"امریکی کتو! ایشیاء سے نکل جاؤ"...... موجودہ بے نظیر کے باپ نے امریکہ کو وائٹ ایلیفنٹ کہا تھا۔

آج اسی امریکہ کی خوشنودی کے لئے سب کچھ کیا جارہا ہے کہاں گیا وہ پاکستان جو

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کے نام سے دس کروڑ مسلمانوں کے ذہنوں میں بٹھایا گیا تھا۔ اب تو پاکستان کے ورد میں ہر وقت ڈوبا رہنے والا نوائے وقت کا ڈائریکٹر جنرل مجید نظامی بھی بول اٹھا ہے کہ "حکمرانوں نے پاکستان کو نا پاکستان بنا دیا ہے"

آج صورتحال یہ ہے کہ جس اسمبلی کے ماتھے پر

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لکھا ہے اس کے سامنے گرینڈ کلچرل شو کے نام پر فحاشی و عریانی، بے حیائی کا ننگا ناچ کیا جارہا ہے۔ قیام پاکستان کا مطلب قوم کو بھانڈ اور میراثی بنانا نہیں اور نہ ہی پاکستان کی شناخت نور جہاں، عارف لوہار، عطاء اللہ عیسیٰ خیلوی، ہیں

پاکستان کی شناخت اسلام ہے۔ اور یہی نظام نافذ ہو گا تو امن ہو گا

پاکستان کی تشکیل ۱۹۴۷ء میں ہوئی تھی اور تکمیل اس وقت ہو گی جب یہاں اسلامی نظام کا نفاذ کیا جائیگا۔

فتنہ قادیانیت کے سیاسی احتساب پر پہلی معرکۃ الآرا کتاب

◉ سنسنی خیز انکشافات ◉ تاریخی دستاویزات ◉ حقائق و شواہد

قادیانیت کا سیاسی تجزیہ

جلد اول

تحریر و ترتیب۔ صاحبزادہ طارق محمود

● کمپیوٹر کتابت ● تین رنگا ٹائیٹل ● اعلیٰ طباعت

● صفحات 976 ● مضبوط جلد ● قیمت 300 روپے

تقاریظ

● ۔جناب راجہ محمد ظفر الحق (سینیٹر)

● ۔جناب شفیق مرزا (روزنامہ جنگ)

● ۔جناب پروفیسر محمد طاہر (مدیر التجوید)

منگوانے کا پتہ۔ مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

کاروانِ اُحرار

مجلس احرارِ اسلام کی رُکنیت سازی مہم

ادارہ

انتخاب مجلس احرار اسلام حاصل پور شہر و تحصیل

مجلس احرار اسلام حاصل پور شہر و تحصیل کے ارکان کا انتخابی اجلاس ابومعاویہ حافظ کفایت اللہ صاحب کی صدارت میں دار ابوسفیان میں منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر حاصل پور شہر و تحصیل کے عہدیداروں کا چناؤ عمل میں آیا۔

حاصل پور شہر

امیر: جناب مرزا محمد اقبال بیگ

ناظم: جناب حاجی ریاض احمد

ناظم نشرواشاعت: جناب محمد صدیق حسین شاہ

مقامی شوریٰ: ابوسفیان تائب، مرزا محمد اقبال بیگ، حاجی ریاض احمد۔ محمد صدیق حسین شاہ

تحصیل

امیر: حافظ ابومعاویہ کفایت اللہ

ناظم: جناب ابوسفیان تائب

ناظم نشرواشاعت: جناب محمد نعیم ناصر

ارکان مرکزی مجلس شوریٰ: ابوسفیان تائب، حافظ کفایت اللہ اجلاس میں جماعت کی موجودہ قیادت و پالیسی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ رکن سازی مہم کو تیز کر کے زیادہ سے زیادہ احباب کو جماعت میں شامل کیا جائے گا۔ نیز جماعت کا لٹریچر وسیع پیمانے پر عوام میں پھیلایا جائے گا۔ خصوصاً نقیب ختم نبوت کی اشاعت میں اضافہ کر کے جماعت کی ترقی واستحکام کی راہ ہموار کی جائے گی۔

انتخاب مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان

مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان کے اراکین کا انتخابی اجلاس ۱۳ ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۹۴ء دفتر مجلس احرار اسلام بازار توپاں والہ میں حاجی عبدالعزیز صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا اللہ بخش

صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز کیا۔

اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل عہدیداروں کا چناؤ عمل میں آیا۔

صدر: حاجی عبدالعزیز

نائب صدر: (۱) جناب صغیر احمد (۲) چودھری کنور عبدالرحیم

ناظم: جناب صلاح الدین

نائب ناظم: محمد یونس

ناظم نشریات: محمد نعیم

اراکین شوریٰ: چودھری نورالدین صاحب، مشتاق احمد صاحب، ملک ربنواز مبوکہ، حافظ سعید احمد، حافظ اللہ بخش صاحب

نمائندگان مرکزی شوریٰ: حاجی عبدالعزیز صاحب، صلاح الدین صاحب

اجلاس میں تمام نومنتخب عہدیداروں اور ارکان نے اس عزم کی تجدید کی کہ ہم مجلس احرار اسلام کے منشور و دستور کی مکمل پابندی کرتے ہوئے حکومت الٰہیہ کے قیام کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ عقیدہ ختم نبوت، اور منصبِ صحابہ کے تحفظ کیلئے کوشاں رہیں گے اور فتنۂ مرزائیت و رافضیت کے محاسبہ و استیصال کو جاری رکھیں گے۔ ہم اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اس راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

انتخاب مجلس احرار اسلام خان پور۔ ضلع رحیم یار خان

مجلس احرار اسلام خان پور کے اراکین کا انتخابی اجلاس زیر صدارت حافظ محمد بخش صاحب، جناب مرزا عبدالقیوم بیگ کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ جس میں اتفاق رائے سے درج ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔

صدر: مرزا عبدالقیوم بیگ

نائب صدر اول: مولانا غلام غوث صاحب

نائب صدر دوم: عبدالستار صاحب

جنرل سیکرٹری: سعید احمد راجپوت

جوائنٹ سیکرٹری: قاری محمود احمد بلوچ

سیکرٹری نشرواشاعت: مرزا محمد واصف

مقامی مجلس شوریٰ:۔ مرزا عبدالقیوم بیگ۔ مولانا غلام غوث۔ حافظ محمد بخش۔ قاری محمود احمد۔ سعید احمد راجپوت۔ عبدالستار۔ مستری عبدالمالک۔ فیض محمد خرم۔ امام دین۔ شیخ کفائت اللہ